گلدستۂ نعت

عادل اسیر دہلوی



اُردو اکادمی، دہلی سے (۲۰۰۱ء) ایوارڈ یافتہ

گلدستۂ نعت

عادل اسیر دہلوی

ملک بُک ڈپو

3212، ترکمان گیٹ، دہلی۔110006

E-mail : aadilaseer@hotmail.com

ISBN 81-87944-09-9

نام کتاب	:	گلدستۂ نعت
مصنف	:	عادل اسیر دہلوی
صفحات	:	48
تعداد	:	1000
اشاعت ہشتم	:	2011ء
قیمت	:	بیس روپے =/20
ناشر	:	ملک بک ڈپو
		3212، ترکمان گیٹ، دہلی۔110006
مطبع	:	انیس آفسیٹ پرنٹرس
		کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

Copyright Registration No. L-20816/02

GULDASTA-E-NAAT

By: Aadil Aseer Dehlavi

MALIK BOOK DEPOT

3212, Turkman Gate, Delhi- 110006

E-mail adabatfal@hotmail.com

Mobile:098 99 711 762

Price: Rs. 20/-

گلدستۂ نعت

(فہرست)



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عادل اسیر ...... پاکیزہ جذبوں کا شاعر

عادل اسیر اردو کے مخلص، ہونہار اور جواں سال فنکار ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ موصوف واقعی ایک اچھے اور سچے فنکار ہیں تو غلط نہ ہوگا۔ شاعر کی کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں اور زبان وادب کے رمز شناسوں سے داد وتحسین حاصل کرچکی ہیں۔

عادل اسیر اردو کے ایک آزاد ذہن اور بیدار ضمیر شاعر ہیں۔ انہوں نے اچھی خاصی نعتیں بھی کہی ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے خود کو مداح، ثناخواں یا قصیدہ گوئے شان رسولؐ نہیں کہا، بلکہ "ناعت" کہا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہ کی بدولت دنیا کی متعدد زبانوں کی وہ نظم ونثر جو رسولؐ آخر الزماں کے بارے میں ہے، "نعت" کہلاتی ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ پیغمبر آخر الزماںؐ کے بارے میں قرآن کریم کی متعدد آیات مداحی وثناخوانی رسول پاکؐ پر مشتمل ہیں۔ کعب بن زہیرؓ کو نعت خوانی کے سلسلے میں، خوش ہوکر، سرکارِ دوعالمؐ نے چادر شریف سے نوازا تھا۔ حضرت حسانؓ تو رسول پاکؐ کے پسندیدہ شاعروں میں تھے۔ غرض سرورِ کائناتؐ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں نعتوں کا ایک وافر سرمایہ جمع

ہو گیا تھا۔ اس وقت سے یہ سلسلہ دورِ حاضر تک چل رہا ہے، عادل اسیر نے نعتیں لکھ کر، اپنا نام اسی قبیلے میں درج کرایا ہے۔

نعتوں کا موضوع ذاتِ رسول کریمؐ ہے۔ یعنی رسول کریمؐ کی خارجی اور داخلی ذات و صفات، اسرارِ نبوت، عشق رسولؐ اور تعظیم و تعلیم رسولؐ کے سارے پہلو نعتوں کے موضوعات میں شامل ہیں۔ نعتوں میں گہرائی پیدا کرنے کے لیے اور اس کے موضوعات سے انصاف کرنے کے لیے مطالعہ کی شدید ضرورت ہے۔ عادل اسیر کی نعتوں کو پڑھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ شاعر نے دینی معلومات اور پاکیزہ جذبات کے ساتھ نعتیں کہی ہیں۔

مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ نعت میں ایک طرف اچھی شاعری کی ساری خوبیاں ہونی ضروری ہیں یعنی اس کا فنی، لسانی اور عروضی منظر نامہ صاف ستھرا ہونا چاہیے۔ دوسری طرف "نعت" میں جمالیاتی افکار و اقدار کی شدید ضرورت ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ عادل اسیر نہ صرف اس نکتہ سے آگاہ ہیں بلکہ اپنی نعتوں میں اس کا اہل ثابت کرنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ میں شاعر کے پاکیزہ جذبوں کا قدردان ہوں اس لیے عادل اسیر کے نعتیہ مجموعے کا دل کی گہرائی سے استقبال کرتا ہوں۔

(پروفیسر) عنوان چشتی

۱۱ر ستمبر ۱۹۹۷ء

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

حمد

آبِ رواں ہے تیرا
آتش فشاں ہے تیرا
یہ چاند یہ ستارے
یہ آسماں ہے تیرا
حسب ونسب سے آگے
نام ونشاں ہے تیرا
دریا تو رحمتوں کا
کوہِ گراں ہے تیرا
کوئی نہیں ہے ہمسر
ثانی کہاں ہے تیرا

تیرے ہیں یہ مکاں بھی
اور لا مکاں ہے تیرا
ہر شے سے تو ہے ظاہر
جلوہ نہاں ہے تیرا
عادلؔ ہے تیرا بے شک
اور بے گماں ہے تیرا

خوشبوئے طیبہ

لے نام سب سے پہلے خدائے عظیم کا
پھر ذکر کر جنابِ رسولؐ کریم کا

ہر چند مستحق ہوں میں نارِ جحیم کا
لیکن ہوں اُمتی بھی رسولؐ کریم کا

کس کے خیال سے ہے معطر مشام جاں
خوشبوئے طیبہ لایا ہے جھونکا نسیم کا

معراج پر رسولؐ کی حیران ہیں سبھی
اک روز سب نے دیکھا تھا دعویٰ کلیم کا

ہستی ہے تیری دید کی لذت سے سرفراز
محرم ہے کائنات میں تو ہی کریم کا

بھٹکے نہ راہِ حق سے قدم آپؐ کے کبھی
لشکر اگرچہ سامنے آیا غنیم کا
بخشا ہے تجھ کو نعت کا عادلؔ یہ جس نے شوق
آخر میں نام پڑھ لے تو پھر اُس رحیم کا

شاہِ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم

اے شاہِ بطحاؐ تیرا کوئی نہیں ہے ثانی
وہ کامیاب جس نے ہے بات تیری مانی
دنیا نہ سن سکے گی ایسی کوئی کہانی
مقصد عظیم تیرا پُر عزم زندگانی
دنیا سے مٹ چکی ہیں قومیں کئی پرانی
پیغام تیرا باقی ہر شے ہے آنی جانی
جامِ طہور پی کر جاتی رہی گرانی
محسوس ہو رہا ہے دنیا نہیں یہ فانی
آنکھوں سے دیکھنے کا ارمان بڑھ گیا ہے
تعریف سن چکا ہوں روضے کی میں زبانی

اٹھے اذان دل سے حضرت بلالؓ جیسی
اے کاش ہو میسر زم زم کا مجھ کو پانی
دونوں جہان میں وہ پائے گا سر فرازی
گر کام تیرے آئے عادلؔ کی زندگانی

خلد کا منظر

آپؐ کا نقش قدم ہے میل کا پتھر ہمیں
رہنمائی کو نہیں اس سے کوئی بڑھ کر ہمیں

اک سہانی شام ہو ہم کو بھی طیبہ میں کبھی
جاگتی آنکھیں دکھائیں خلد کا منظر ہمیں

جستجو میں آپؐ کی کھو کر ملی ہے آگہی
زندگی ہے راستے میں آپؐ کے مر کر ہمیں

آپؐ ہی کا ہے سہارا ہر قدم ہر موڑ پر
آپؐ ہی کی ذات ہے ہر گام پہ رہبر ہمیں

آبِ کوثر سے بھی کر سکتا ہے بالکل بے نیاز
آپؐ کی چشم کرم کا ایک ہی ساغر ہمیں

دیکھ لے گا جب ہمیں وہ آپؐ کے ہم ساتھ ہیں
بخش دے گا پھر یقیناً داورِ محشر ہمیں

ہم غلامانِ محمدؐ خوف سے ہیں بے نیاز
چین مل جائے گا عادلؔ قبر میں سو کر ہمیں

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یگانہ ہے فصاحت میں بیانِ سرورِ عالمؐ
خدا خود بولتا ہے در زبانِ سرورِ عالمؐ
نبوت کی وہ ہیبت ہے کہ دل بھی کانپ اٹھتا ہے
نمونہ سادگی کا ہے جہانِ سرورِ عالمؐ
بنائے گرچہ دو عالم خدا نے آپؐ کی خاطر
فقط اک بوریا ہے آشیانِ سرورِ عالمؐ
حدیثوں میں جو لکھا ہے وہی منشائے قدرت ہے
کہ ہے تفسیر قرآنی بیانِ سرورِ عالمؐ
نہیں مٹنے کی دُنیا سے یہ اُمت ہے محمدؐ کی
سدا پھولے پھلے گا گلستانِ سرورِ عالمؐ

خشوع ایسا نمازوں میں کسی نے بھی نہیں دیکھا
صحابہؓ سن کے روتے تھے فغانِ سرورِ عالمؐ
نہ ملتی فتح کیوں آخر زمانے میں محمدؐ کو
خدا کی رحمتیں تھیں پاسبانِ سرورِ عالمؐ
کسی نے بھی نہیں روکا کسی نے بھی نہیں ٹوکا
عدم سے خلد پہنچا کاروانِ سرورِ عالمؐ
فقط اسلام لے جائے گا تم کو خلد میں عادلؔ
اسی جادہ میں پاؤ گے نشانِ سرورِ عالمؐ

رُتبہٴ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جب سے خیال دل میں ہے نعت رسولؐ کا
تحفہ سخن نے پایا ہے حسن قبول کا
جنت میں ہوگا داخلہ مجھ بے اصول کا
دوں گا جو واسطہ میں خدا کو رسولؐ کا
ہوکر شہید آبرو اسلام کی رکھی
دُنیا میں نام زندہ ہے ابن بتولؓ کا
فاسق کے ہاتھ پہ نہ کبھی بیعت ہم کریں
چھوڑیں کبھی نہ خوف سے رستہ اصول کا
اس راہ میں حضورؐ کے قدموں کے ہیں نشاں
اس میں نہیں ہے ایک بھی کانٹا ببول کا

قطرے کو چاہا آپؐ نے دریا بنادیا
ذرّہ بھی آفتاب ہے قدموں کی دھول کا
انسان کی سمجھ میں یہ ہرگز نہ آئے گا
معلوم ہے خدا کو ہی رتبہ رسولؐ کا
اللہ کے رسولؐ کی تعریف ہی لکھو
مضمون کوئی باندھو نہ عادلؔ فضول کا

مدینے کی گلیاں

اگر دیکھ لے وہ مدینے کی گلیاں
چلا آئے گا چھوڑ کر خلد رضواں
نگہبان جس کا خدا عرش پر ہے
ہیں جبریل بھی تو اُسی گھر کے درباں
نبھایا ہے دشمن سے بھی وعدہ کرکے
محمدؐ سے سیکھے کوئی عہد و پیماں
اجنّہ سے بہتر ملائک سے افضل
محمدؐ سے اعلیٰ نہیں کوئی انساں
سر عرش پہنچے ہیں مہمان بن کے
عروج محمدؐ پہ ہے عقل حیراں

نوازش سے احمدؐ کی جنت ملے گی
مٹیں گے سفارش سے احمدؐ کی عصیاں
محمدؐ ہیں مجھ کو دل و جاں سے پیارے
محمدؐ پہ صدقے کروں میں دل و جاں
مجھے دولت ایماں کی عادلؔ ملی ہے
کسی حال میں بھی نہیں میں پریشاں

چاند شق ہو گیا

کملی والے کا مجھ کو سہارا ملا
کشتیٔ زندگی کو کنارا ملا
رفتہ رفتہ خدا سے ملایا ہمیں
سلسلہ آپؐ سے جب ہمارا ملا
نور مکے میں کس کا یہ ظاہر ہوا
جس سے روشن یہ سنسار سارا ملا
کون سدرہ سے آگے یہ چلتا گیا
پھر کسی کو کسی کا نظارا ملا
رہ نمائی کو آئے ہیں جبریل خود
کس کو معراج کا یہ اشارا ملا

کھل گئے آج دیکھو سبھی آسماں
باریابی کا کس کو اشارا ملا
چاند شق ہوگیا دیکھتے دیکھتے
دستِ قدرت کا کس کے اشارا ملا
کملی والے کا مجھ پر کرم ہوگیا
مجھ کو ایمان عادلؔ دوبارہ ملا

اللہ کی حمایت

جس نے سنی ہے دل سے نصیحت حضورؐ کی
پائے گا حشر میں وہ شفاعت حضورؐ کی
باطل پرست فوج کو کھانی ہی تھی شکست
اللہ کر رہا تھا حمایت حضورؐ کی
بچوں کو پھول کہتے تھے باغ بہشت کے
بچوں پہ حد سے زیادہ تھی شفقت حضورؐ کی
کیا جانے باتیں کیا ہوئیں راز و نیاز کی
سدرہ سے آگے دیکھئے خلوت حضورؐ کی
غیروں کو بھی تھا آپؐ کے انصاف پر یقیں
دشمن بھی دل سے کرتے تھے عزت حضورؐ کی

سرمایہ یہ سمیٹ لو اے عاشقانِ دین
آئے گی کام حشر میں الفت حضورؐ کی

دُنیا ہی میں نہیں ہے بڑا نام آپؐ کا
عرشِ بریں پہ پہنچی ہے شہرت حضورؐ کی

مومن کی آگہی کو ہے قرآن ہی بہت
کافی ہے رہ نمائی کو سیرت حضورؐ کی

ٹھہرے جو حق کے سامنے باطل کی کیا مجال
ٹھہرا نہ کفر دیکھی جو صورت حضورؐ کی

اے قلبِ مطمئن تجھے کیا اور چاہیے
کافی ہے دو جہاں میں قیادت حضورؐ کی

عادلؔ کی زندگی میں ہے اک انقلاب سا
جس دن سے ہوگئی ہے عنایت حضورؐ کی

محمدؐ کے صدقے

یہ دنیا وہ دنیا سبھی کچھ ہے پیارے محمدؐ کے صدقے
یہ شمس و قمر، کہکشاں اور تارے محمدؐ کے صدقے
نسیم سحر کا مہکنا، شگوفوں کا پیہم چٹکنا
یہ پھولوں کا کھلنا یہ رنگیں نظارے محمدؐ کے صدقے
محمدؐ کی امت میں پیدا کیا ہے مسلماں بنایا
یہ ایماں کی دولت ہے دل میں ہمارے محمدؐ کے صدقے
بھٹکنے لگا تھا جو گرد اب میں وہ سفینہ ہمارا
بھنور سے نکل کر لگا ہے کنارے محمدؐ کے صدقے
قرار آگیا اور سکوں مل گیا ہے ہمارے دلوں کو
بجھے آتش غم کے جلتے شرارے محمدؐ کے صدقے

سزاوارِ دوزخ گناہوں میں ڈوبے تھے سر تاقدم ہم
ملی ہم کو جنت خدا کے سہارے محمدؐ کے صدقے

خدا کا کرم ہے نبی اور ہادی، رسول اور رہبر
ہر اک قوم و ملت میں اُس نے اُتارے محمدؐ کے صدقے

بدل ڈالی جس نے عرب اور عجم کے گڈریوں کی حالت
بدل دے گا عادلؔ وہ دن بھی ہمارے محمدؐ کے صدقے

قرآن کی تفسیر

کیا خوب گزرتے تھے دن رات نبیؐ جی کے
تفسیر تھے قرآں کی حالت نبیؐ جی کے
موجود حدیثوں میں ہر مسئلے کا حل ہے
تم سامنے لے جاؤ ہر بات نبیؐ جی کے
اُمت سے سوا کوئی دُنیا میں نہ تھا پیارا
اللہ سمجھتا ہے جذبات نبیؐ جی کے
ہیں سب سے بڑے مجرم بخشے گا خدا لیکن
ہم ہوں گے قیامت میں جب سات نبیؐ جی کے
معراج پہ آئے ہیں سدرہ سے بھی آگے ہیں
ہیں خوب بلندی پر درجات نبیؐ جی کے

کرتے تھے عبادت وہ جب رات کو اُٹھ اُٹھ کر
دامن پہ برستی تھی برسات نبیؐ جی کے
جنت ہمیں مل جائے ایسے تو نہیں ہیں کام
صدقے میں یہ مل جائے سوغات نبیؐ جی کے
دُنیا میں بھی عزت ہو، عقبیٰ میں بھی راحت ہو
جب ہاتھ میں دے دو گے تم ہات نبیؐ جی کے
پیارے جو نبیؐ کے ہیں اللہ کو پیارے ہیں
عادلؔ کو بھی پیارے ہیں سادات نبیؐ جی کے

روشنی کی بات

آپؐ کی ہر بات میں اک آگہی کی بات ہے
دشمنوں کے واسطے بھی دوستی کی بات ہے

کافروں کے واسطے ہے مژدۂ راہِ نجات
اہل ایماں کے لیے یہ زندگی کی بات ہے

کل تلک تھا شورِ وحشت، آج ہے امن واماں
تیرگی کے شہر میں اب روشنی کی بات ہے

حق پرستی ہو جہاں میں بول بالا حق کا ہو
صرف مسلم کی نہیں یہ ہر کسی کی بات ہے

ہے ضروری جنگ جیسے امن عالم کے لیے
آپؐ کی تلوار میں بھی آشتی کی بات ہے

دل ہمارا ہے پیاسا آپؐ کے دیدار کا
جامِ کوثر سے زیادہ تشنگی کی بات ہے

دین موسیٰ سے گیا محروم قاروں بد نصیب
دیکھ لو اے اہل دولت مفلسی کی بات ہے

پیارے نبیؐ نے

دین سکھایا کس نے ہم کو نیک بنایا کس نے ہم کو
پیارے نبیؐ نے، پیارے نبیؐ نے
اللہ کا پیغام دیا ہے خاص ہے لیکن عام دیا ہے
پیارے نبیؐ نے، پیارے نبیؐ نے
بخش دیں سب کی ساری خطائیں دشمن کو بھی دی ہیں دعائیں
پیارے نبیؐ نے، پیارے نبیؐ نے
حق کی خاطر ظلم سہا ہے مظلوموں کو اپنا کہا ہے
پیارے نبیؐ نے، پیارے نبیؐ نے
تاریکی کو دور کیا ہے نورانی دستور دیا ہے
پیارے نبیؐ نے، پیارے نبیؐ نے

ماں کے پانو کے نیچے جنت   کس نے بتائی ہے یہ حقیقت
پیارے نبیؐ نے، پیارے نبیؐ نے
جہل مٹایا علم سکھایا   گمراہوں کو رستہ دکھایا
پیارے نبیؐ نے، پیارے نبیؐ نے
چاند کے ٹکڑے کر کے ملایا   معجزہ ایسا کس نے دکھایا
پیارے نبیؐ نے، پیارے نبیؐ نے

انصاف کی عظمت

ہے قیصر و کسریٰ پر فرمان مدینے کا
آقا ہے دو عالم کا سلطانؐ مدینے کا
مخلوق میں اشرف یہ انسان بلاشک ہے
اشرف ہے مگر سب سے انسانؐ مدینے کا
توقیر تری زائر اب اس سے زیادہ کیا
اللہ کا مہماں ہے، مہمان مدینے کا
یہ اُنؐ کا تصور ہے دل ڈوب گیا جس میں
رستہ ہوا جاتا ہے آسان مدینے کا
اب نفع و ضرر کی کچھ پروا ہی نہیں مجھ کو
سودا ہے فقط دل میں اے جان مدینے کا

تسکین مجھے ہوگی روضے کی زیارت سے
ہے دل میں بپا میرے ہیجان مدینے کا
سب فیصلے ہوتے تھے تقدیریں بدلتی تھیں
انصاف کی عظمت ہے میزان مدینے کا
نازاں نہ ہو اے دل تو اس عمر دو روزہ پر
ہشیار کہ کر لے اب سامان مدینے کا
ممنون رہے گی یہ مشکور رہے گی یہ
اُترے گا نہ دُنیا سے احسان مدینے کا
حسرت نہ رہی کوئی اب دل کو مرے عادلؔ
جس دن سے بسا دل میں ارمان مدینے کا

خدا کے سامنے

جلوہ آرا جب خدا ہو مصطفیٰ کے سامنے
حشر میں نعتیں پڑھوں میں کبریا کے سامنے
طور پر موسیٰ کے دیکھو ہوش ہی جاتے رہے
جانے کیا ہوتا وہ ہوتے گر خدا کے سامنے
آپؐ کو خود ہی بلایا گفتگو بھی خوب کی
عرش پر پہنچے محمدؐ کبریا کے سامنے
کیسی کیسی نعمتوں سے دوست ہوں گے سرفراز
دشمنوں کو بھی اماں ہے مصطفیٰ کے سامنے
کافروں کے دل دھڑکتے ہوں گے جس دم خوف سے
اہل ایماں مسکرائیں گے قضا کے سامنے

ہے خجل پھولوں کی خوشبو، دربدر ہے شرم سے
اُن کے کوچے میں پھری جو اُس ہوا کے سامنے
بارہا دیکھا ہے عادلؔ آزما کے میں نے بھی
کام کوئی بھی نہیں مشکل دعا کے سامنے

حسن عمل

راستے تاریک تھے اور تیرگی میں کارواں
آپؐ کے آنے سے آیا روشنی میں کارواں
آپؐ کے حسن عمل سے سارا عالم دنگ ہے
دشمنوں کا جارہا ہے آشتی میں کارواں
آپؐ نے آکر نکالا گمرہی کے غار سے
ورنہ بالکل پھنس چکا تھا بے بسی میں کارواں
کھل رہے تھے پھول باطن میں خلیل اللہ کے
اور بظاہر گھر چکا تھا شعلگی میں کارواں
آپؐ کے رستے میں جب سے راہ رو ہم کھو گئے
آچکے ہیں ہوش میں ہم آگہی میں کارواں

آبِ کوثر سے بجھایا سب نے اپنی پیاس کو
آبِ زم زم تک جو پہنچا تشنگی میں کارواں
ساقیٔ کوثر نے جب سے جام وحدت کا دیا
تب سے ہے مصروف شغل میکشی میں کارواں

کائناتِ عشق

دین و دنیا ہر جگہ رہبر ہمارے آپؐ ہیں
رہبری میں خضر سے بڑھ کر ہمارے آپؐ ہیں
تشنگانِ عشق ہیں سیراب ہو ہی جائیں گے
کیا ہمیں غم ساقیٔ کوثر ہمارے آپؐ ہیں
ہم خدا کو چاہتے ہیں آپؐ ہی کی ذات سے
کائناتِ عشق کا محور ہمارے آپؐ ہیں
ہے یقیں بخشش کا ہم کو، ہیں کرم کے خواستگار
فکرِ عقبیٰ ہم کریں کیا گر ہمارے آپؐ ہیں

آپؐ سے ملتی ہے ہم کو قوتِ فکر و عمل
گر ہوں کے سامنے لشکر ہمارے آپؐ ہیں
ہم نے عادل زندگی یہ بے حسی میں کاٹ دی
ہم کسی کے ہو نہ پائے پر ہمارے آپؐ ہیں

ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے محمدؐ، ہمارے محمدؐ
خدا کے ہیں پیارے محمدؐ ہمارے
مسلماں کے قلب و نظر کے سہارے
وہ اک چاند ہیں اور صحابہؓ ستارے
دل و جاں تمھی کو پکارے محمدؐ
ہمارے محمدؐ، ہمارے محمدؐ

نہ غافل رہیں ہم قیامت کے دن سے
بڑا سخت ہے جو مصیبت کے دن سے
رکھیں آس دل میں شفاعت کے دن سے
گنہگاروں کے ہیں سہارے محمدؐ
ہمارے محمدؐ، ہمارے محمدؐ

محمدؐ کا عادل جو کہنا نہ مانا
ہر اک کام ہم نے کیا فاجرانہ
جہنم میں اپنا بنایا ٹھکانا
خدا بخشے صدقے تمھارے محمدؐ
ہمارے محمدؐ، ہمارے محمدؐ

معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فرشتے پڑھتے ہیں صل علیٰ تشریف لے آئے
خدا کے خاص بندے مصطفیٰ تشریف لے آئے

حرم سے مسجدِ اقصیٰ تلک اک روشنی سی ہے
فصیلِ آسماں تک ہے ضیا تشریف لے آئے

نہیں دوری محمدؐ اور خدا کے درمیاں کوئی
زمیں سے عرش تک ہے راستہ تشریف لے آئے

فرشتے پیشوائی کو خدا نے آج بھیجے ہیں
محمدؐ بن کے مہمانِ خدا تشریف لے آئے

نماز اُنؐ کی امامت میں پڑھیں گے انبیا سارے
قیادت کے لیے خیر الوریٰ تشریف لے آئے
فرشتے محوِ حیرت ہیں بشر یہ کون ہے آخر
خدا خود پڑھتا ہے صل علیٰ تشریف لے آئے

آنکھ کے تارے

ہمیں جو سب سے ہیں پیارے محمدؐ ہیں
ہماری آنکھ کے تارے محمدؐ ہیں

نبیؐ پیارے جو دنیا میں نہیں آتے
جہالت کے اندھیرے ہم کو کھا جاتے
برائی کے ہی طوفانوں سے بھر جاتے
بڑی تذلیل کے عالم میں مر جاتے
ہمیں اسلام کی ہر بات بتلائی
خدا کا شکر سچی راہ دکھلائی
ہر اک شے سے زمانے کی نیارے ہیں
ہمیں ماں باپ سے بھی بڑھ کے پیارے ہیں

ہمارے واسطے پتھر بھی کھائے ہیں
ہزاروں دکھ بھی ہجرت کے اٹھائے ہیں
جو دشمن آپؐ کے قبضے میں آیا ہے
بنا ہے دوست اور ایمان لایا ہے
خدا کے سچے ہرکارے محمدؐ ہیں
ہماری آنکھ کے تارے محمدؐ ہیں

کردار کا جادو

عدل و انصاف سنوارے ترے گیسو کس نے
ساری دنیا میں بکھیری تری خوشبو کس نے
سرفرازی ہمیں دنیا میں بھی دی دین میں بھی
اچھے کردار کا بخشا ہمیں جادو کس نے
کیسے جاہل تھے عرب شرک میں آلودہ سبھی
ایسے وحشی کو کیا پیار سے قابو کس نے
کس نے صحرائے تعشق کو بنایا گلزار
اور قابو میں کیا دین کا آہو کس نے
کس نے بندوں کو ملایا ہے خدا سے عادلؔ
اور چھوڑا نہ کوئی فرق سر مو کس نے

پیار کا سندیسہ

آؤ چل کر پیارے نبیؐ کے رستے پر دکھلائیں
پیار تھا ان کا سندیسہ یہ سب کو ہم بتلائیں
عہد کریں ہم سچ کہنے کا ظالم کے بھی آگے
جھوٹ نہ بولیں سچ ہی بولیں مل کر قسمیں کھائیں
گم راہوں کو رستہ دکھانا اپنا فرض سمجھ لیں
ایک خدا کے رستے پر ہم دنیا کو لے آئیں
پیارے نبیؐ نے فرض بتایا علم کا حاصل کرنا
علم کی خاطر جانا ہو تو چین بھی ہو کر آئیں
سختی سے تو دوست بھی دشمن بن جاتے ہیں عادلؔ
دشمن کو بھی پیار سے اپنی بات سدا سمجھائیں

About the Author

Name : AADIL ASEER DEHLAVI

Date of Birth : 21st Sept. 1959

Academic Qualification : M.A. (Urdu) Agra University, Agra
Honours in Arabic (Maulvi Fazil)
Punjab University, Chandigarh

Profession : Author, Translator & Journalist

Published Work : Phool Hi Phool, Boojho to Janein, Aasan Nazmein, Geet Mala, Bachchon Ke Dohey, Gulistan Ki Kahaniyan, Rubaiyat-e-Aadil, Naghma-e-Khayyam, Bachchon Ke Iqbal, Guldasta-e-Naat, Phool Mala, Chirya Ghar Ke Andar, Birbal Ki Kahaniyan, Bachchon Ki Nazmein, Rang Birange Phool, Bachchon Ki Rubaiyan, Amir Khusro Ki Paheliyan, Jag Mag Jag Mag, Kahawaton Ki Kahaniyan, Aa Saheli Boojh Paheli, Nannhi Munni Nazmein, Pyarey Pyarey, Bachchon Ke Geet, Balle Balle, Akkad Bakkad, Paheliyan, etc.

Awards :

- **1995 :** Urdu Academy, Delhi Award for "Bachchon Ki Rubaiyan"
- **1996 :** Urdu Academy, Delhi Award for Children's Literature.
- **1996 :** West Bengal urdu Academy Award for Children's Literature on "Birbal Ki Kahaniyan"
- **1999 :** Uttar Pradesh Urdu Academy Award for "Geet Mala"
- **1999 :** West Bengal Urdu Academy Award for Children's Literature on "Aasan Nazmein"
- **2001 :** Urdu Academy, Delhi Award for "Guldasta-e-Naat"
- **2001 :** Uttar Pradesh Urdu Academy Award for "Rubaiyat-e-Aadil"

Mailing Address : 3212, Turkman Gate, Delhi-110006 (INDIA)
E-mail : aadilaseer@hotmail.com
aadilaseer@yahoo.co.in